پیغام [1]

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقاں! ذرا
دانہ تُو، کھیتی بھی تُو، باراں بھی تُو ، حاصِل بھی تُو
آہ ! کس کی جستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے
راہ تُو، رہرو بھی تُو، رَہبر بھی تُو، منزل بھی تُو
کانپتا ہے دل ترا ، اندیشۂ طوفاں سے کیا
ناخدا تُو، بحر تُو، کشتی بھی تُو، ساحل بھی تُو
دیکھ آ کر کوچۂ چاکِ گریباں میں کبھی!
قیس تُو، لیلیٰ بھی تُو، صحرا بھی تُو، محمل بھی تُو
وائے نادانی ! کہ تو محتاجِ ساقی ہو گیا
مَے بھی تُو، مِینا بھی تُو، ساقی بھی تُو، محفل بھی تُو
شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللّٰہ کو
خوفِ باطل کیا کہ ہے غارت گرِ باطل بھی تُو
بے خبر! تُو جوہرِ آئینۂ ایّام ہے
تُو زمانے میں خُدا کا آخری پیغام ہے

مشق

1- علامہ محمد اقبالؒ کی نظموں کے متن کو مدِنظر رکھتے ہوئے درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں:

i- علامہ محمد اقبالؒ نے ''خطاب بہ جوانانِ اسلام'' کے پہلے شعر میں مسلم نوجوان سے کیا کہا ہے؟
ا۔ تدبر بھی کیا تُو نے؟ ب۔ تصور بھی کیا تُو نے؟
ج۔ ارادہ بھی کیا تُو نے؟ د۔ تحیر بھی کیا تُو نے؟

ii- مسلم نوجوان کو کس قوم نے آغوشِ محبت میں پالا ہے؟
ا۔ جس نے شہنشاہِ رُوم کو شکست دی ب۔ جس نے قیصر و کسریٰ پر فتح پائی
ج۔ جس نے آدھی دنیا پر حکومت کی د۔ جس نے تاجِ سردارا کچل ڈالا

---

[1] یہ اشعار نظم ''شمع اور شاعر'' سے لیے گئے ہیں۔

iii- ''منعم'' کے لغوی معنی ہیں۔

ا۔ دولت مند سخی ب۔ انعام واکرام

ج۔ انعام پانے والا د۔ سخی بادشاہ

2- ''خطاب بہ جوانانِ اسلام'' میں آنے والی تلمیحات کی مختصر تشریح کریں جو تین تین سطروں سے زیادہ نہ ہو۔

3- مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں۔

الف۔

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی نہیں دُنیا کے آئینِ مسلّم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

ب۔

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو خوفِ باطل کیا کہ ہے غارت گرِ باطل بھی تُو

4- ''خطاب بہ جوانانِ اسلام'' اور ''پیغام'' کا مرکزی خیال لکھیں۔

5- ''خطاب بہ جوانانِ اسلام'' اور ''پیغام'' کا خلاصہ لکھیں۔

6- مندرجہ ذیل الفاظ وتراکیب کی وضاحت کریں۔

تدبر، تاجِ سردارا، مُنعم، حکومت کا رونا، اندیشۂ طوفاں، آئینِ مسلّم، سیپارہ۔